مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

# ہفت روزہ ختمِ نبوّت کراچی

## مصورِ پاکستان کی فریاد

میری رائے میں حکومت کیلئے بہترین طریق کار یہ ہوگا کہ وہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کرلے۔ یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہوگا اور مسلمان ان سے ویسی رواداری سے کام لے گا، جیسے وہ باقی مذاہب کے معاملہ میں اختیار کرتا ہے۔ — علامہ اقبال

حرفِ اقبال ص ۱۸۱ مطبوعہ لاہور

جلد ۲

۳۰ مارچ تا ۵ اپریل ۱۹۸۴ء مطابق ۲۶ جمادی الثانی تا ۲ رجب ۱۴۰۴ھ

شمارہ ۴۲

خصائل نبوی ۳

# حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازِ گفتگو

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رح

باب کیف کان کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کیسی ہوتی تھی۔

فائدہ ۔ اس باب میں تین حدیثیں ذکر کی گئیں ہیں۔

۱۔ حدثنا حمید بن مسعدۃ البصری حدثنا حمید بن الاسود عن اسامۃ بن زید عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسرد سردکم ھذا ولکنہ کان یتکلم بکلام بیّن فصل یحفظہ من جلس الیہ ۔

ترجمہ :۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو تم لوگوں کی طرح سے لگاتار جلدی جلدی نہیں ہوا کرتی تھی بلکہ صاف صاف ہر مضمون دوسرے سے ممتاز ہوتا تھا پاس بیٹھنے والے اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیتے تھے۔

فائدہ ۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو بجلی یا جلدی جلدی نہیں ہوتی تھی کہ کچھ سمجھ میں آئے کچھ نہ آئے بلکہ ایسی اطمینان کی واضح گفتگو ہوتی تھی کہ مخاطبین اچھی طرح سمجھ جاتے تھے۔

۲۔ حدثنا محمد بن یحییٰ حدثنا ابوقتیبۃ سلم بن قتیبۃ عن عبد اللہ بن المثنی عن ثمامۃ عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعید الکلمۃ ثلثا لتعقل عنہ

ترجمہ ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (بعض مرتبہ) کلام کو (حسب ضرورت) تین تین مرتبہ دہراتے تاکہ آپؐ کے سننے والے اچھی طرح سمجھ لیں۔

فائدہ ۔ یعنی یہ کہ اگر مضمون مشکل ہوتا تو غور و تدبر کے لیے یا مجمع زیادہ ہوتا تو تینوں جانب متوجہ ہو کر تین مرتبہ مضمون بیان فرماتے تاکہ حاضرین اچھی طرح محفوظ کر لیں۔ تین مرتبہ غایت ۔ اکثر یہ ہے ورنہ دو مرتبہ کافی ہو جاتا تو دو مرتبہ فرماتے۔

۳۔ حدثنا سفین بن وکیع انبانا جمیع بن عمرو بن عبد الرحمٰن العجلی حدثنی رجل من بنی تمیم من ولد ابی ہالۃ زوج خدیجہ یکنی ابا عبد اللہ عن ابی ہالۃ عن الحسن بن علی قال سالت خالی ہند بن ابی ہالۃ وکان وصافا قلت صف لی منطق رسول اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواصل الاحزان دائم الفکرۃ لیست لہ راحۃ طویل السکت لا یتکلم فی غیر حاجۃ ۔ یفتتح الکلام ویختمہ باشداقہ ویتکلم بجوامع الکلم کلامہ فصل لا فضول ولا تقصیر لیس بالجافی ولا المہین یعظم النعمۃ وان دقت لا یذم منہا شیئا غیر انہ لم یکن یذم ذواق

باقی صد ۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں ۔



www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

جلد نمبر ۲

ختم نبوت

شمارہ نمبر ۴۲

# فہرست


| | | |
|---|---|---|
| ۱ | خصائل نبوی ﷺ — حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ | ۲ |
| ۲ | ابتدائیہ — عبدالرحمٰن یعقوب باوا | ۵ |
| ۳ | مرزائیت اور یہودیت — مولانا تاج محمد صاحب | ۶ |
| ۴ | اکابر دیوبند اور عشق رسول ﷺ — مولانا محمد اقبال صاحب رنگونی | ۹ |
| ۵ | آپ کے مسائل کا جواب — مولانا محمد یوسف لدھیانوی | ۱۳ |
| ۶ | قومی اخبارات کا مطالعہ | ۱۴ |
| ۷ | ورلڈ مسلم لیگ کا انتباہ | ۱۵ |
| ۸ | متنبی قادیان اور عشقیہ شاعری | ۱۶ |
| ۹ | کاروان ختم نبوت | ۲۲ |


**زیر سرپرستی**

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

**فی پرچہ**

ڈیڑھ روپیہ

**فون نمبر**

۷۱۶۷۱

**بدل اشتراک**

سالانہ ــــ ۶۰ روپے
ششماہی ــــ ۳۵ روپے
سہ ماہی ــــ ۲۰ روپے

**مدیر مسئول**

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

**مجلس ادارت**

مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

**شعبۂ کتابت**

محمد عبدالستار واحدی
حافظ گلزار احمد

**ناشر**

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: ۲۰/A ساٹرہ مینشن
ایم۔ اے۔ جناح روڈ۔ کراچی۔

**بدل اشتراک**

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب ــــ ۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام ــــ ۲۳۵ روپے
یورپ ــــ ۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا ــــ ۲۷۰ روپے
افریقہ ــــ ۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان ــــ ۱۶۵ روپے

**رابطہ دفتر**

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

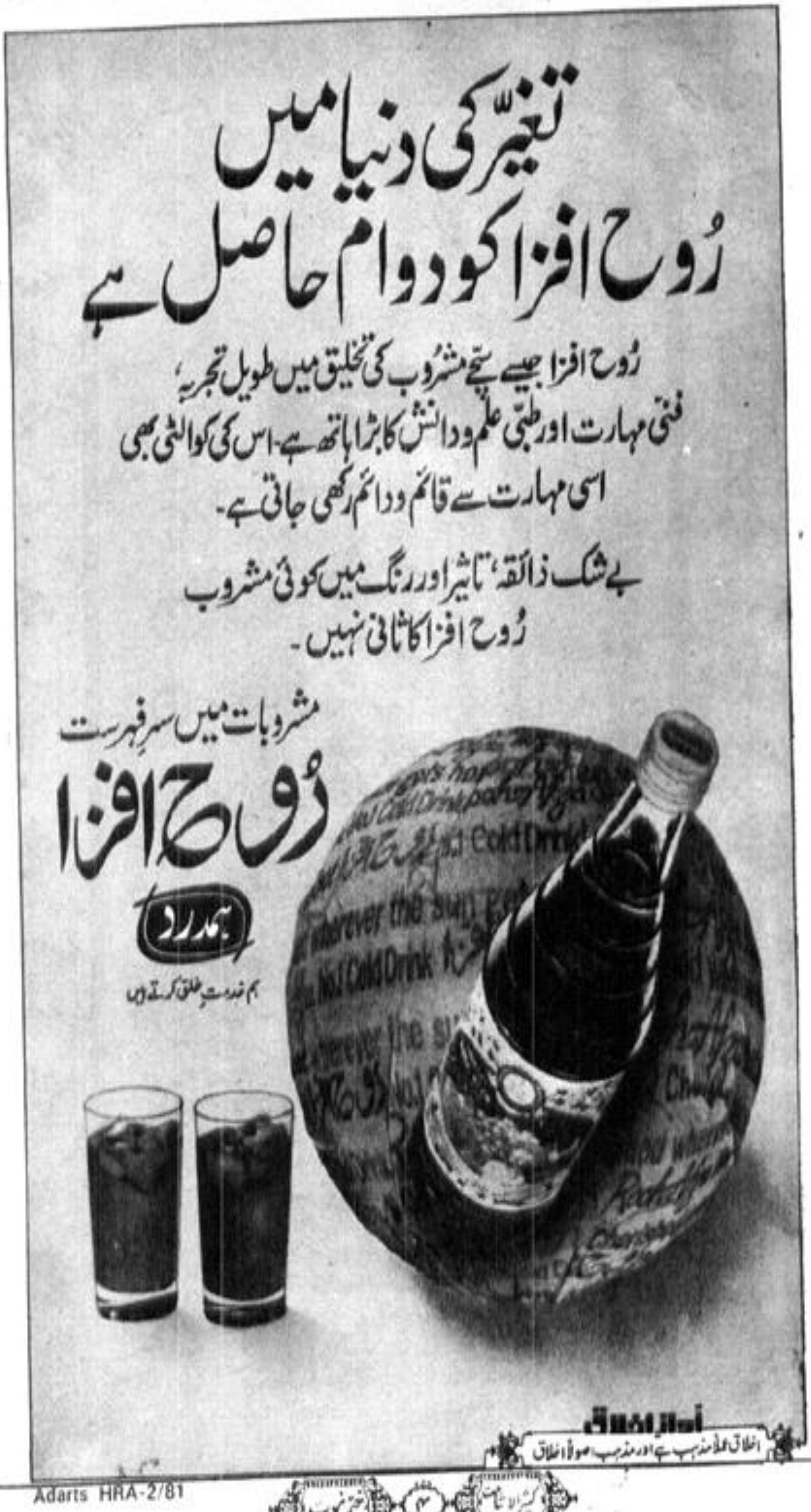

تغیّر کی دنیا میں
رُوح افزا کو دوام حاصل ہے
رُوح افزا جیسے سچے مشروب کی تخلیق میں طویل تجربہ، فنی مہارت اور طبّی علم و دانش کا بڑا ہاتھ ہے۔ اس کی کوالٹی بھی اسی مہارت سے قائم و دائم رکھی جاتی ہے۔
بے شک ذائقہ، تاثیر اور رنگ میں کوئی مشروب رُوح افزا کا ثانی نہیں۔
مشروبات میں سرِفہرست
رُوح افزا
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
Adarts HRA-2/81

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

# حق کے پرچم کو بلند کیجئے!

یہ فتنوں کا دور ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ:-

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اعمال صالحہ میں جلدی کرو۔ قبل اس کے کہ وہ فتنے ظاہر ہو جائیں۔ جو تاریک رات کے ٹکڑوں کے مانند ہوں گے۔ (اور ان فتنوں کا اثر یہ ہوگا کہ) آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اٹھے گا اور شام کو کافر بن جائے گا۔ اور شام کو مؤمن ہوگا تو صبح کفر کی حالت میں اٹھے گا۔ نیز اپنے دین و مذہب کو دنیا کی تھوڑی سی متاع کے عوض بیچ ڈالے گا" (مسلم)

پوری دنیا اس وقت فتنوں کی لپیٹ میں ہے۔ آئے دن نئے نئے فتنے جنم لے رہے ہیں یہ سب قیامت کی نشانیاں ہیں۔ مملکت خدا داد پاکستان بھی فتنوں میں گھرا ہوا ہے۔ کہیں قادیانیت نے مسلمانوں کو اپنا ہدف بنا رکھا ہے۔ تو کہیں پرویزیوں (فتنۂ انکار حدیث) نے اپنا کھڑاگ رچا رکھا ہے۔ "دیندار انجمن" والے اسلام کا بادہ اوڑھ کر پیر فقیر بن کر اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ کہیں بہائیوں نے تو کہیں ذکریوں نے ہمیں اپنا نشانہ بنا رکھا ہے۔ کمیونسٹ سوشلسٹ اور یہودیت و نصرانیت بھی اپنے کاموں میں مصروف ہیں۔ گویا تمام فتنے اسلام اور ملک کے لئے چیلنج بنے ہوئے ہیں۔

ہماری استدعا ہے ــــــــ مسلمانوں سے بھی اور خصوصاً علماء کرام سے، کہ وہ اسلام اور ملک کی حفاظت میں اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔ باطل پوری طاقت سے ہم پر حملہ آور ہے۔ آپ اسلام اور ملک کی حفاظت کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ حق کا پرچم بلند کریں۔ اسلام اور ملک کے دشمنوں کو ایک بار پھر شکست دے کر یہ ثابت کر دیں۔ کہ جو ذمہ داری ہم پر اسلام عائد کرتا ہے۔ اس کو ہم بخوبی انجام دے سکتے ہیں

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو فتنوں سے محفوظ رکھے آمین۔

حضرت مولانا تاج محمد صاحب
مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم
فقیر والی۔

# مرزائیت اور یہودیت

مفکر اسلام علامہ اقبال مرحوم نے اپنے مشہور مضمون "قادیانی اور جمہور مسلمین" میں قادیانی گروہ کے متعلق لکھا ہے کہ "گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔ روح مسیح کا تسلسل یہودی باطنیت کا جزو ہے۔ (حرفِ اقبال مرتبہ لطیف احمد خان شروانی صـ۱۲۳)

یہودی لوگ خدا تعالےٰ کو جسمانی اور مجسم قرار دے کر عالم جسمانی کی طرح اس کا جزو سمجھتے ہیں۔ ان کی نظر ناقص میں سمایا ہوا ہے کہ بہت سی باتیں جو مخلوق پر جائز ہیں وہ خدا پر بھی جائز ہیں۔ اور اس کو من کل الوجوہ منزہ خیال نہیں کرتے۔ اور ان کی توراۃ میں جو محرف اور مبدل ہے۔ خدا تعالیٰ کی نسبت کئی طور پر بے ادبیاں پائی جاتی ہیں مثلاً پیدائش کے باب ۳۲ میں لکھا ہے کہ خدا تعالےٰ یعقوبؑ سے تمام رات صبح تک کشتی لڑتا گیا۔ اور اس پر غالب نہ ہوا۔" (براہین احمدیہ صـ۲۹۸ حاشیہ مطبوعہ ۱۹۰۶ء) خداوند خدا کی نیند (۱) کیونکہ میں نے تھکی ہوئی جان کو آسودہ کیا اور ہر غمگین روح کو سیر کیا اس پر میں جاگا۔ اور نگاہ کی۔ اور میری نیند مجھے میٹھی ہوئی (یرمیا $\frac{۳۱}{۲۶\cdot۲۵}$) (۲) بیدار ہو کیوں سو رہتا ہے۔ اے خداوند جاگ۔ ہم کو ہمیشہ کے لئے ترک مت کر (زبور $\frac{۴۴}{۲۳}$) (ریویو آف ریلیجز ۱۹۲۳ء صـ۲۳)

**مرزائیت:** "۳ر فروری ۱۹۰۳ء اصلی واصوم اسھر وانام واجعل لک انوار القدوم واعطیک مایدوم ان اللہ مع الذین اتقوا (ترجمہ) میں نماز پڑھوں گا۔ اور روزہ رکھوں گا۔ جاگتا ہوں اور سوتا ہوں اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کروں گا۔ اور وہ چیز تجھے دوں گا۔ جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔ خدا ان کے ساتھ ہے جو تقوٰی اختیار کرتے ہیں۔ (الحکم جلد ۷ نمبر ۵ صفحہ ۱۶ کالم ۱) (البشریٰ جلد دوم صـ۹۱)

الفاظ واجعل لک انوار القدوم واعطیک مایدوم صاف ظاہر کرتے ہیں کہ بقول مرزا صاحب یہاں خدا متکلم ہے۔ اور مرزا صاحب مخاطب ہیں پس الفاظ اسھر و انام خدا کے متعلق ہیں۔

**یہودیت:** اور بہتیرے تو کہنے لگے کہ یسوع میں بد روح ہے۔ اور دیوانہ ہے۔ (انجیل $\frac{۱۰}{۲۰}$) (اخبار فاروق قادیان ۱۴ر اگست ۱۹۳۲ء صـ۱)

## مرزائیت

"ایک مرتبہ یسوع کے چاروں حقیقی بھائیوں نے اس وقت کی گورنمنٹ میں درخواست بھی دی تھی کہ یہ شخص دیوانہ ہو گیا ہے۔ اس کا کوئی بندوبست کیا جاوے۔ یعنے عدالت کے جیل خانہ میں داخل کیا جاوے۔ تاکہ وہاں کے دستور کے موافق اس کا علاج ہو۔ تو یہ درخواست بھی اس بات پر دلیل ہے کہ یسوع درحقیقت بوجہ بیماری کے دیوانہ ہو گیا تھا۔" ست بچن مصنفہ مرزا غلام احمد صـ۱۷۱ حاشیہ)

## یہودیت :

"حسب بیان یہود مسیح سے کوئی معجزہ ظہور میں نہیں آیا (ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۹ نمبرا صفحہ ۲۹)

## مرزائیت

"عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶ حاشیہ مصنف مرزا غلام احمد)

## یہودیت

اور بموجب بیان یہودیوں کے اس سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ محض مکر اور فریب تھا" (چشمہ مسیحی صفحہ ۳ مصنف مرزا غلام احمد)

## مرزائیت

"اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر اور فریب کے کچھ نہ تھا" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷ مصنف غلام احمد)

## یہودیت

"یہودیوں نے اسے مے خوار اور شرابی کہا۔ (ریویو آف ریلیجنز جلد ۱ نمبر ۸ صفحہ ۳۰۸)

## مرزائیت

"یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے" (کشتی نوح صفحہ ۶۵ حاشیہ مصنف مرزا غلام احمد)

"یحییٰ جو نشہ نہیں پیتے تھے تو معلوم ہوا کہ اس وقت بھی منع تھی۔ مسیح نے مرشد کی تقلید کیوں نہ کی" (بدر قادیان ۷ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۸)

قارئین کرام نوٹ فرمالیں کہ انجیل، متی، مرقس، لوقا یوحنا میں کہیں نہیں لکھا کہ یسوع مسیح شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے (انجیل، متی باب ۲۶ درس ۲۹ (انگلش ایڈیشن) میں انگریزی میں لفظ (WINE) ہے۔ جس کے معنی انگور کے ہیں اس جگہ لفظ (WINE) نہیں ہے؟

## یہودیت

یہودی اپنی تاریخ کی رُو سے بالاتفاق یہی مانتے ہیں کہ موسیٰ سے چودہویں صدی کے سر پر عیسیٰ ظاہر ہوا (کشتی نوح صفحہ ۱۳ مصنف غلام احمد)

"یہودیوں کی تاریخ سے بالاتفاق ثابت ہے کہ یسوع یعنی حضرت عیسیٰ موسیٰ کے بعد چودہویں صدی میں ظاہر ہوا تھا اور یہی قول صحیح ہے" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۶)

## مرزائیت

"تیسری مشابہت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے میری یہ ہے کہ وہ ظاہر نہیں ہوئے۔ جب تک کہ حضرت موسیٰ کی وفات پر چودہویں صدی کا ظہور نہیں ہوا۔ اور ایسا ہی میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت سے چودہویں صدی کے سر پر مبعوث ہوا ہوں!" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱۵ حاشیہ مصنف غلام احمد)

## یہودیت

"یہود کی تاریخی روایت ہے کہ حضرت مسیح نے ایک استاد سے سبقاً سبقاً تورات پڑھی تھی" (ضمیمہ تفہیمات ربانیہ صفحہ ۱۲)

## مرزائیت

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا استاد ایک یہودی تھا جس سے انہوں نے ساری بائبل پڑھی اور لکھنا بھی سیکھا (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۶) یہ ثابت شدہ امر ہے کہ حضرت مسیح

مسیح نے ایک یہودی استاد سے سبقاً سبقاً توراۃ پڑھی تھی اور طالمود کو بھی پڑھا تھا: (نزول المسیح ص۱۰ مصنف مرزا غلام احمد)

## یہودیت

"یہود و نصاریٰ زبردست قومیں اس بات پر متفق ہیں کہ خود مسیح ابن مریم کو ہی صلیب پر لٹکایا گیا! (عسل مصفی حصہ اول ص۴۹۹)

یہودی اور عیسائی دونوں اس بات کے قائل ہیں کہ مسیح صلیب پر دیا گیا۔ (بدر ۲ رجون ۱۹۰۸ء ص۵)

## مرزائیت

"حضرت مسیح علیہ السلام ہی پکڑے گئے اور وہی مصلوب ہوئے مگر صلیب کی پوری شرائط ان پر نافذ نہیں ہوئیں: (عسل مصفی ص۴۹۹ حصہ اول)

"مسیح پر جو یہ مصیبت آئی کہ وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور کیلیں اس کے اعضاء میں ٹھونکی گئیں جن سے وہ غش کی حالت میں ہو گیا۔ یہ مصیبت درحقیقت موت سے کچھ کم نہ تھی: (ازالہ اوہام ص۳۹۲ مصنف مرزا غلام احمد)

## یہودیت

"یہودی فاضل جو اب تک موجود ہیں بمبئی اور کلکتہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ عیسائیوں کے اس قول پر کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر چلے گئے ہیں۔ بڑا ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸۷ مصنف مرزا غلام احمد)

"مگر اب تو یہودیوں اور تمام عقلمندوں کے نزدیک مسیح کا آسمان پر جانا محض ایک فسانہ اور گپ ہے" (چشمہ مسیحی ص۸ مصنف مرزا غلام احمد)

## مرزائیت

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے۔ اور نہ آسمان پر گئے۔ (مسیح ہندوستان میں ص۱۲ مصنفہ غلام احمد)

یہودی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کے منکر ہیں مرزائی بھی منکر۔ یہودی فاضلوں کی طرح مرزائی فاضل بھی اپنے مخالفوں کے اس قول پر کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر چلے گئے بڑا ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں۔

## بقیہ : عشقیہ شاعری

تو انہیں خود بخود سمجھ آ جائے گا۔ اور ان کی معاونت میں ہم بھی درج ذیل خط کشیدہ الفاظ کو خصوصی طور پر پڑھنے اور غور کرنے کی گذارش کریں گے

کبھی نکلے گا آخر تنگ ہو کر ؛ دلا اک بار شور و غل مچا دے
میرے بت اب سے پردے میں رہو تم ؛ کہ کافر ہو گئی خلقت خدا کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والا کوئی مجنون سے مجنون انسان بھی آپ کو اس انداز سے خطاب کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ کہ "کبھی نکلے گا آخر تنگ ہو کر" نیز اپنی محبت میں دوسرے کو کافر کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ مرزا جی کا یہ شعر:-

سبب کوئی خداوندا بنا دے ؛ کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے

تو مرزائیوں کے تمام مفروضوں کو دھڑام سے گرا دیتا ہے۔ اس لئے کہ اگر مرزا جی حقیقتاً عاشق رسول ہوتے تو پوری زندگی میں کبھی تو بیت اللہ اور روضہ اقدس پر حاضری دی ہوتی۔ جب ایسا نہیں ہوا۔ اور ہوتا بھی کیوں! اس لئے کہ مرزا صاحب تو بزعم خود تمام انبیاء سے نہ صرف افضل تھے بلکہ ان کا حج بھی بجائے مکہ مکرمہ کے قادیان میں ہو جاتا تھا وہاں وہ کیوں جاتے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ مرزا جی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی دوسری ہستی کے عشق و محبت میں گرفتار اور سرگرداں تھے حتیٰ کہ زندگی پر موت کو ترجیح دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا
ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے۔

قسط ۱۳

# اکابر دیوبند اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا محمد اقبال صاحب رنگونی مانچسٹر

## علامہ انور شاہ صاحبؒ اور بارگاہِ رسالت

عمدۃ المحدثین عقیدۂ ختم نبوت کے عظیم محافظ امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری رح اکابر علماء دیوبند کی ان فرید عصر ہستیوں میں سے تھے۔ جن پر سرزمین دیوبند بجا طور پر فخر کر سکتی ہے۔ آپ اپنے وقت کے عظیم محدث و مفسر اور فقیہہ و مناظر تھے۔ اور دار العلوم دیوبند کے صدر المدرسین اور حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحبؒ کے مخصوص تلامذہ میں سے تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت شیخ مسعود نروری رح سے ملتا ہے۔ جن کے بزرگوں کا اصل وطن بغداد تھا۔ ملتان لاہور پھر کشمیر میں سکونت اختیار فرمائی۔

اپ نے ابتدائی تعلیم ہزارہ (سرحد) کے متعدد علماء وصلحاء کی خدمت میں رہ کر حاصل فرمائی۔ جب علوم وفنون کی پیاس وہاں بھی بجھتی نظر نہ آئی۔ تو ازہر ایشیا دار العلوم دیوبند کی شہرت سن کر آپ بعمر سولہ سال دیوبند تشریف لے آئے۔ اور وہاں اپنے وقت کے مشاہیر اور یکتائے روزگار علماء سے فیوض علمیہ و باطنیہ کا بدرجہ اتم استفادہ فرمایا۔ پھر دار العلوم دیوبند ہی میں مدرس مقرر ہو گئے۔ اور حدیث کی کتابوں صحیح مسلم شریف اور سنن ابو داؤد کا درس سالہاسال تک بغیر کسی تنخواہ کے دیتے رہے۔ اور آپ کے پاس آٹھ نو سو طلباء نے حدیث کا درس حاصل کیا اور اس فن کو تحریر و تقریر سے دور دور تک پہنچایا۔ عرب وعجم شام و مصر غرضیکہ دنیا و اسلام کی چیدہ چیدہ ہستیوں نے آپ کی ان خدمات جلیلہ کے پیش نظر زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے علامۃ العصر کو الفاضل۔ الکامل، محدث وحید، مفسر فرید، استاذ الاساتذہ، رئیس الجہابذہ جیسے مقدس خطاب سے یاد کیا ہے

اللہ تعالٰے شانہٗ نے آپ کو قوت حافظہ میں بھی کمال عطا فرمایا تھا۔ آپ ذہن اور حافظے کے اعتبار سے ایک چلتا پھرتا کتب خانہ تھے۔ حضرت شیخ الہند رح جب مناظرے کے لئے تشریف لے جاتے۔ تو حضرت علامہ کشمیریؒ آپ کے ہمراہ ہوتے۔ اپنی خدا داد ذہانت سے کسی کتاب کو شروع سے آخر تک ایک دفعہ مطالعہ فرماتے۔ اور سالہا سال کے بعد اس کے متعلق کوئی بات چھیڑی جاتی تو اس کتاب کے مندرجات کو اس طرح حوالوں کے ساتھ بیان فرماتے۔ کہ سننے والے ششدر و حیران رہ جاتے۔ آپ خود ایک مقام پر فرماتے ہیں۔

"جب میں کسی کتاب کا سرسری نظر سے مطالعہ کرتا ہوں اور اس کے مباحث کو محفوظ رکھنے کا ارادہ بھی نہیں ہوتا تب بھی پندرہ سال تک اس کے مضامین مجھے محفوظ ہو جاتے ہیں۔"

آپ کا علمی اشتغال میں انہماک اور شغف کے باوجود عمل بالکتاب والسنہ میں کبھی کوتاہی نہیں ہوئی۔ ملاقات کی غرض سے آنے والے حضرت رح کے عمل کو دیکھ کر بہت سی سنتوں

کو معلوم کر لیا کرتے تھے۔ اور سوچنے پر مجبور ہو جاتے کہ حضرت علامہ کو رحمۃ للعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر عقیدت و الفت ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت میں کس قدر فنا ہیں کہ آپ اپنی ہر ادا کو سنت کے سانچے میں ڈھالتے ہیں۔ اسی عقیدت و محبت کے پیش نظر آپ نے اپنی پوری زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی خدمت میں گزار دی۔ اور آپ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والوں خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت کے سارقوں کا بھرپور تعاقب کیا۔ آپؒ فتنہ قادیانیت کو اعظم الفتن قرار دیتے تھے۔ اسی سلسلہ میں آپ کی کتنی معرکۃ الآراء تصانیف بھی ہیں اور آپ نے اپنی استعداد کے مطابق ردّ قادیانیت میں بھرپور کردار ادا کیا۔ جب آپؒ کے سامنے عقیدۂ ختم نبوت کے سارقوں کے رد میں کوئی تقریر و تحریر لاتا تو آپ اسے بنور دیکھتے اور اصلاح بھی فرماتے اور ساتھ ساتھ دعائیں بھی دیتے اور فرماتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں جو بھی کچھ لکھے گا۔ میں اس کا خادم ہوں۔ میری تو تمنا ہی یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اور شان کو عالم کے گوشے گوشے تک پہنچا دوں۔

علامہ کشمیری رح کے دریائے فیض سے مفکر اسلام علامہ اقبال بھی فیضیاب ہوئے اور یہ حقیقت ہے۔ کہ مفکر اسلام علامہ اقبال نے حضرت علامہ کشمیری رح کے خطوط پر ہی تبلیغ دین کی ہے۔ اور آپ سے بہت سی باتوں میں راہنمائی حاصل کرتے ہوئے فرق باطلہ کا مقابلہ کیا۔ اور مفکر اسلام علامہ اقبال رح نے حضرت علامہ کے بارے میں جو تعریفی کلمات کہے ہیں وہ کئی کتابوں میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ حضرت علامہ کشمیری رح نے درس حدیث اور فرق باطلہ سے مناظرے کے باوجود کئی کتابیں تصنیف فرمائیں۔ جو اپنی مثال آپ ہیں۔

(۱) فیض الباری بشرح البخاری (عربی) یہ امام العصر کی بخاری شریف کی تقاریر کا مجموعہ ہے جسے محدث کبیر مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی نے جمع کیا ہے۔

(۲) شرح سنن ابی داؤد شریف (عربی) یہ بھی امام العصر کی خدمت حدیث ہے۔ (جلد ۲)

(۳) حاشیہ ابن ماجہ (عربی) یہ بھی امام العصر کی خدمت حدیث ہے۔

(۴) العرف الشذی عن جامع الترمذی۔ یہ بھی خدمت حدیث ہے۔

(۵) حاشیہ صحیح مسلم شریف یہ بھی خدمت حدیث ہے۔

(۶) خاتم النبیین (فارسی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر متعدد عقلی و نقلی دلائل۔

(۷) عقیدۃ الاسلام (عربی)

(۸) تحیۃ الاسلام (عربی)

(۹) التصریح بما تواتر فی نزول المسیح (عربی)

(۱۰) اکفار الملحدین (عربی) وغیرہ وغیرہ

حضرت علامہ کشمیری رح نے حدیث شریف اور سارقین عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق ہر مسئلہ پر گرانقدر کتابیں تالیف فرمائیں اور امت محمدیہ کو قادیانی دجل و فریب سے آگاہ کرنے کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں صرف کر دیں اور بفضلہ تعالیٰ آج تک آپ کے تلامذہ آپ کے اس مشن کو پوری ذمہ داری سے چلا رہے ہیں۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

## آپؐ ذات کے سبب بھی محبوب ہیں

حضرت العلامہ کشمیری رح بخاری شریف کی ایک حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

"خاتم النبیین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت صرف آپ کے اوصاف ہدایت کی وجہ سے نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت آپ کی ذات کی وجہ سے بھی ہونی چاہئے۔ اس لئے کہ آپ اپنی ذات کے سبب بھی محبوب ہیں اور اپنے اعلیٰ اخلاق اور صفات حمیدہ کی وجہ سے بھی محبوب

ہیں ۔ (فیض الباری)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ :۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تمام چیزوں سے زیادہ ہونی چاہیئے اور ایسا کرنا ضروری ہے ۔ تب حلاوۃ الایمان نصیب ہو گا ۔ (فیض الباری)

## شمائل نبوی کا اتباع

یہی وجہ ہے کہ حضرت العلامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت اس قدر فنا تھے ۔ کہ آپ کی ہر ادا ہر حالت سنت کے مطابق ہوا کرتی تھی ۔ حضرت مولانا یوسف بنوری صاحب رح ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں ۔

" حضرت علامۃ العصر مولانا سید انور شاہ کشمیری کے معمولات اور طرز گفتگو کو دیکھ کر محسوس ہوتا تھا ۔ کہ ہم شمائل نبوی کی کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں ۔ عام عادات و اطوار رفتار میں سر سے پیر تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت معلوم ہوتی تھی "

## سنت رسولؐ کا خیال

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد القادر صاحب رائپوری فرماتے تھے ۔ کہ جس روز حضرت شاہصاحبؒ کا وصال ہوا ۔ سنا ہے ۔ کہ صبح سویرے خلاف معمول بچوں کے ساتھ پیار کرنے لگے ۔ سب اہل خانہ خوش تھے کہ آج بفضلہ تعالیٰ طبیعت اچھی ہے ۔ بارہ بجے رات تک طبیعت اچھی رہی پھر اچانک بگڑ گئی ۔ پانی طلب فرمایا ۔ خادم نے پانی دیا ۔ آپ نے اس وقت ارشاد فرمایا ۔

" مجھے اٹھا لیجئے دو سہارا لگا کر کھانا پینا خلاف سنت ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے "

چنانچہ آپ نے پانی پیا اور خود قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئے الخ (دار العلوم دیوبند نمبر)

یہ تھے عاشق صادق کہ آخری وقت عالم نزع میں بھی اپنے محبوب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا خیال دامنگیر رہا ۔ اور اسے عملاً کر دکھایا آپ کے اس عمل نے یہ بھی واضح کر دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا صحیح تقاضا یہ ہے ۔ کہ آپ کی سنتوں کے ساتھ محبت کی جائے ۔ اور اس کی اطاعت عملاً پیش کی جائے ۔

تعصی الرسول و انت تظهر حبه ۔ هذا لعمری فی الفعال بدیع

لو کان حبک صادقاً لاطعته ۔ ان المحب لمن یحب مطیع

## اصل چیز سنت پر استقامت ہے

ایک مرتبہ کشمیر سے سفر فرما رہے تھے ۔ کہ راستہ میں ایک شخص آپ کے ہمراہ ہو گیا اور آپ کو اپنے پیر کے کمالات و کرامات سنا رہا تھا ۔ اور اس کا مطلب یہ تھا کہ حضرت شاہصاحب بھی اس پیر کے مرید ہو جائیں ۔ حضرتؒ خود فرماتے ہیں کہ اتفاق سے اس پیر صاحب کا مقام راستہ میں آتا تھا ۔ میں نے بھی ارادہ کر لیا (مختصر یہ کہ) جب وہاں پہنچے تو پیر صاحب نے اپنے مریدوں پر توجہ دینی شروع کی اور اس کے اثر سے مریدین بے ہوش ہو کر لوٹنے تڑپنے لگے ۔ میں نے کہا کہ مجھ پر بھی فرمادیں ۔ انہوں نے توجہ دینی شروع کی ۔ اور میں اللہ پاک کے ایک اسم پاک کا مراقبہ کر کے بیٹھ گیا ۔ بے چارے نے بہت زور لگایا اور بہت محنت کی لیکن مجھ پر ذرہ بھر اثر نہ ہوا ۔ کچھ دیر بعد انھوں نے خود مجھ سے کہا کہ آپ پر اثر نہیں پڑ سکتا ۔ پھر حضرت نے ایک جوش کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ :۔

" یہ سب کچھ نہیں ہے لوگوں کو متاثر کرنے کے لئے ایک کرشمہ ہے ۔ اور کچھ مشکل بھی نہیں معمولی مشق سے ہر ایک کو حاصل ہو سکتا ہے ۔ ان باتوں کا خدا رسیدگی سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر کوئی چاہے تو انشاء اللہ تین دن میں یہ

کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔ کہ قلب سے اللہ اللہ کی آواز سنائی دینے لگے لیکن یہ بھی کچھ نہیں۔ اصل چیز تو بس احسانی کیفیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و شریعت استقامت ہے؟ (بیں بڑے مسلمان)

## احادیث کریمہ کا ادب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کریمہ کا ادب صرف پڑھنے پڑھانے تک نہیں بلکہ آداب میں سے یہ بھی ہے کہ احادیث کریمہ کی کتابوں کا ہر حال میں اکرام و احترام کیا جائے کتب حدیث پر کوئی کتب نہ رکھے۔ نہ زمین پر بغیر کپڑا بچھائے رکھدے بلکہ ہر حال میں کتب حدیث کا احترام کرے۔ کہ کہیں سے بے ادبی نہ ہو جائے۔ محدثین عظام کا یہی معمول رہا ہے۔ حضرت العلامہ کشمیری رح کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احادیث کریمہ کے ساتھ ادب ملاحظہ کیجئے آپ خود فرماتے ہیں کہ:

"کتاب کو مطالعہ میں کبھی اپنے تابع نہیں کیا۔ بلکہ خود ہمیشہ کتاب کے تابع ہو کر مطالعہ کرتا ہوں۔ یعنی جس نشست پر بیٹھ کر مطالعہ کرتا ہوں۔ اگر حاشیہ دوسری جانب ہے۔ تو کتاب کو گردش دے کر حاشیہ اپنے سامنے کرنے کی کوشش نہیں کی کتاب کی ہیئت بدلے بغیر خود اپنی نشست بدل کر حاشیہ کی جانب آ بیٹھتا ہوں؟ (نقش دوام صفحہ ۱۰۹)

آپ کے دیکھنے والے بیان کرتے ہیں کہ حضرت کو کبھی نہیں دیکھا گیا۔ کہ کتب احادیث لیٹ کر مطالعہ کرتے ہوں یا کبھی ٹیک لگا کر پڑھ رہے ہوں۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب رح بیان کرتے ہیں:

آپ کو سرورکائنات علیہ والسلام کی حدیث کا اتنا ادب ملحوظ تھا کہ باوجود بڑی عمر اور باوجود مرض بواسیر کے آپ روزانہ پانچ سو صفحات کا مطالعہ فرماتے اور سارا مطالعہ اکڑوں بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے۔ مجال کیا کہ آپ ٹیک لگا کر یا کسی اور طرح بیٹھ یا لیٹ کر مطالعہ کرتے ہر ایک کا اپنا اپنا مقام ہے۔ حضرت علامہ رح پر حدیث کا ادب نہایت غالب تھا۔

سبحان اللہ! کہنے کو تو یہ چھوٹی سی بات ہے لیکن اس پر استقامت اور دوام ہر ایک کے بس کی بات نہیں یہ وہی کر سکتا ہے۔ جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق ہو جو آپ کی محبت میں فنا ہو چکے ہیں پھر اس کے سامنے صرف اپنے محبوب کی ذات ہوتی ہے۔ کہ جس طرح اس کا ادب ملحوظ رہے۔ اسی طرح ان کے اقوال مبارکہ کا بھی ادب کرنا چاہئے تاکہ محبوب راضی وخوش ہو۔

## بقیہ:۔ آپ کے مسائل کا جواب

یہ فرمائیں کہ کیا نماز بغیر سجدہ سہو ہو جائے گی یا اس صورت میں کیا کیا جائے؟

دونوں اطراف سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرے کیا نماز درست ہو گی؟

ج۔ اگر سلام پھیرنے کے بعد اپنی جگہ بیٹھا رہا اور نماز کے منافی کوئی عمل نہیں کیا تو سجدہ سہو کرکے نماز پوری کرلے اور اگر وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔ یا کوئی کام ایسا کر لیا جو نماز کے منافی تھا تو نماز کا دوبارہ لوٹانا ضروری ہے۔

س نماز میں ایک سے زیادہ غلطیاں ہو جاتی ہیں جس سے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے "تو کیا" تمام غلطیوں کا ازالہ صرف ایک سجدہ سہو سے ہو جائے گا؟

ج چند غلطیوں پر بھی ایک ہی سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

س بعض دفعہ ایسے ہوتا ہے کہ نماز میں غلطی ہوئی تو سجدہ سہو کر لیا۔ لیکن التحیات کے بعد درود شریف کے بجائے سورۃ فاتحہ شروع کر دی غلطی سے تو اس صورت میں ایک نمازی کیا کرے یعنی کیسے اپنی نماز کو درست کرے!

ج سجدہ سہو کے بعد غلطی ہونے سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا۔

ترتیب :- مولانا منظور احمد الحسینی

# آپ کے مسائل کا جواب

## حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی مدظلہ

### کسی کا حق غصب کرنا

سید عبدالکریم کراچی

س ایک افسر اپنے ماتحت کا حق غصب کرتا ہے اور محض دفتر کا فائدہ کرانے کے لیے حق دار کو حق ادا نہیں کرتا تاکہ وہ اپنے حکام بالا سے داد و تحسین حاصل کرے۔ قیامت کے دن اس افسر کا کیا مقام ہوگا؟ اور کیا دفتر کا فائدہ پہنچانے پر اس کے اپنے نامۂ اعمال سے حساب چکایا جائے گا یا دفتر کے کسی کھاتے سے۔ فقہ کی رو سے اس کا جواب تحریر کریں۔

ج۔ یہ افسر جن ماتحتوں کا حق دباتا ہے ان کو قیامت کے دن معاوضہ ادا کرنا پڑے گا۔ وہاں دفتر کا کھاتہ نہیں ہو گا صرف اس کا اپنا نامۂ اعمال ہو گا اس افسر کی نیکیاں لے کر اہل حقوق کو دے دی جائیں گی اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی یا ختم ہو جائیں گی تو اہل حقوق کے گناہ اس کے ذمہ ڈال دیے جائیں گے۔

س بسا اوقات دوران سفر کنڈیکٹر ٹکٹ کے پیسے لے کر رکھ لیتا ہے اور ٹکٹ نہیں دیتا ہے اور اگر اس سے ٹکٹ طلب کیا جائے تو وہ بدکلامی کرتا ہے اور نوبت تکرار تک پہنچتی ہے۔ ایسی صورت میں مسافر پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟

ج کنڈیکٹر کمپنی کا وکیل ہے جب اس کو کرایہ دے دیا تو مسافر تو بری الذمہ ہو گیا۔ کنڈیکٹر اگر کمپنی کی خیانت کرتا ہے تو قیامت کے دن اس کو بھرنا ہو گا۔ کنڈیکٹر کو اس خیانت سے بچانے کے لیے تدبیر یہی ہے کہ اس سے ٹکٹ ضرور لیا جائے۔

س بعض دفعہ کچھ دوست و احباب بڑے خلوص سے کھانے پر مدعو کرتے ہیں اور نہ کھانے پر برا مانتے ہیں۔ لیکن یہ وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ چیز حلال کمائی سے ہی حاصل کی گئی ہو کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ان کی کمائی حلال و حرام دونوں پر مشتمل ہے ایک طرف دعوت کو ٹھکرانا منع ہے اور وہ بھی اس صورت میں کہ نہ کھانے پر بھوکا رہنا پڑے، دوسرا از روئے مسئلہ اگر ایک لقمہ بھی حرام کا تناول فرما لیا تو چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایسی صورت میں کھانے والے کو کیا کرنا چاہیے؟ کیا محض شبہ پر کھانا چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ تحقیق کرنے پر صحیح نوعیت کا پتہ نہیں چل سکتا۔

ج جس شخص کی غالب آمدنی حلال کی ہو اس کی دعوت کھانا جائز ہے اور جس کی غالب آمدنی حرام کی ہو اس کی دعوت ناجائز ہے۔ اگر شبہ ہو تو احتیاط کرنا بہتر ہے۔

### سجدۂ سہو کے مسائل

پروفیسر محمد صدیق ملتان۔

س نماز کے دوران بھول کر ایسی غلطی ہو جاتی ہے جس سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے تو آخر میں سجدۂ سہو کرنے کا خیال نہیں رہتا دونوں اطراف سلام پھیرنے کے بعد خیال آتا ہے کہ میں نے سجدہ سہو کرنا تھا۔ تو مولانا صاحب

باقی صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

قومی اخبارات کا مطالعہ

# مشرقی پاکستان سے پیچھا چھڑانے کی سازش لاڑکانہ میں تیار کی گئی

## بھٹو، اور یحییٰ خاں کے علاوہ سازش میں پیرزادہ، گل حسن، ایم، ایم احمد اور رحیم بھی شامل تھے

## ٹکا خان نے بھی بھٹو کے ساتھ سازش کر رکھی تھی۔ ریٹائرڈ جنرل نیازی کے الزامات

راولپنڈی (جنگ نیوز) سقوط مشرقی پاکستان کے اہم کردار ریٹائرڈ میجر جنرل نیازی نے کہا ہے۔ کہ مشرقی پاکستان کو علیحدہ کرنے کا فیصلہ بہت پہلے کر لیا گیا تھا۔ اور الزام لگایا کہ اس سازش میں سابق وزیر اعظم بھٹو اور شیخ مجیب الرحمٰن کے علاوہ بڑے بڑے فوجی جنرل شامل تھے۔ انہوں نے ایک خصوصی انٹرویو میں کہا کہ جنرل گل حسن، ائیر مارشل رحیم اور جنرل پیرزادہ اس سازش کے مرکزی کرداروں میں شامل تھے۔ جن کا بھٹو سے نہایت قریبی رابطہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ شیخ مجیب نے انتخابات جیتنے کے لئے چھ نکات کا نعرہ لگایا تھا۔ اور انتخابات میں کامیابی کے بعد اقتدار اس کے حوالے کر دیا جاتا تو شاید وہ اس المیہ کا اہم کردار نہ بنتا۔ انہوں نے بتایا کہ یحییٰ خان خوشامدیوں سازشیوں اور غداروں کے چنگل میں پھنسے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے بھٹو کے مشورہ پہ مشرقی پاکستان سے جان چھڑانے کا منصوبہ بنا لیا تھا جنرل نیازی نے دعویٰ کیا کہ بھٹو یحییٰ خان کو بے وقوف بنا کر اس سے ایسی انتظامی غلطیاں کراتے رہے۔ کہ مشرقی پاکستان کو پاکستان کے ساتھ متحد رکھنا محال ہو گیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جنرل ٹکا خان نے بھی بھٹو کے ساتھ ساز باز کر رکھی تھی۔ انہیں مشرقی پاکستان میں حکم ملا تھا کہ مسلح بنگالیوں سے اسلحہ قبضہ میں لے لیا جائے اور تمام سیاستدانوں کو حراست میں رکھا جائے۔ لیکن انہوں نے بھٹو کے اشارہ پر بنگالیوں کا قتل عام شروع کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلح بنگال اور سیاستدان بھارت فرار ہو گئے۔ جس سے بھارت کو ہمارے معاملات میں مداخلت کرنے کا موقع ملا۔ جنرل نیازی نے کہا کہ جس دن بنگالیوں کا قتل عام شروع ہوا تو بھٹو ڈھاکہ کے ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل میں موجود تھے۔ اور ہوٹل کی چھت سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ اس واقعہ کے بعد انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اب مشرقی پاکستان سے چھٹکارا مل جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے کراچی واپس پہنچ کر اعلان کیا کہ پاکستان کو بچا لیا گیا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ مشرقی پاکستان کے محب وطن بنگالیوں اور بہاریوں نے پاکستانی فوج کا بھرپور ساتھ دیا ہے۔ مثلاً البدر اور الشمس میں زیادہ تر بنگال تھے۔ اور وہ پاکستان کے لئے مردانہ وار لڑے انہوں نے مزید کہا کہ مشرقی پاکستان سے پیچھا چھڑانے کی سازش کو لاڑکانہ میں آخری شکل دی گئی۔ جس میں بھٹو کے علاوہ یحییٰ خان، پیرزادہ، ایم ایم احمد اور کچھ دوسرے لوگ شامل تھے۔ جنرل نیازی نے کہا کہ روس، مشرقی پاکستان میں مجیب اور مغربی پاکستان میں بھٹو کو بٹھانا چاہتے تھے۔ یہ منصوبہ اس نے بھارت کی مدد سے پورا کر لیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس وقت صورتحال کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے۔ بھارت میں اندرا گاندھی موجود ہے۔ اگر بنگلہ دیش میں حسینہ واجد اور پاکستان میں بینظیر بھٹو کو تخت پر بٹھا دیا جائے۔ تو یہ روس کی فتح ہو گی اور وہ یہی چاہتا ہے۔ (بشکریہ "جنگ" لاہور ۱۰ مارچ ۱۹۸۴ء)

# مسلم ورلڈ لیگ کا قادیانیت کیخلاف انتباہ

قادیانی جو کہ احمدی بھی مشہور ہیں۔ ایک خارجی فرقہ ہے جو اسلام کے بنیادی ارکان کو مسخ کر کے ایک خاص انداز میں پیش کرتا ہے تاکہ اللہ کے منتخب کئے ہوئے عالیشان دین کو بگاڑ دے۔ یہ گروہ ربانی مذہب (اسلام) کے دشمنوں سے ان کے فاسد عزائم کی تکمیل میں ان کے ساتھ تعاون کرتا ہے۔ (مکہ مکرمہ) یہ بات ایک حالیہ بیان میں کہی گئی ہے۔ جو کہ مسلم ورلڈ لیگ کے سیکریٹریٹ جنرل (مکہ مکرمہ) سے جاری ہوا ہے۔ دھوکہ باز قادیانیوں نے اسلام کا لبادہ صرف ایک چال کے طور پر استعمال کیا ہے (اوڑھ رکھا ہے) تاکہ مسلمان جماعتوں کو فریب دے کر امت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرسکیں۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ ان کے منحوس عزائم اگرچہ مکمل طور پر کھل کر سامنے آگئے ہیں۔ کیونکہ مسلمان ممالک نے اس فرقہ کے پیروؤں کو ملحد جماعت قرار دے دیا ہے۔ خاص طور پر پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو مسلم امہ سے خارج جماعت قرار دیا ہے۔

اسلامک آرگنائزیشن کانفرنس رابطہ فقہ کونسل و کانفرنس آف وزراء اوقاف و شئون اسلامی نے اپنی اپنی قرار دادوں میں ان کے گمراہ کن عقائد کی مذمت کی ہے اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کو غیر اسلامی گردانا ہے۔ مسلم ورلڈ لیگ اپنے تمام ممالک کے عہدیداروں سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ وہ اپنی کاوشوں کو بروئے کار لاکر قادیانیوں کے غلیظ چہرہ کو مزید بے نقاب کریں۔ اور اس کے خطرناک عزائم سے خبردار کریں۔ اس کے علاوہ مسلم ورلڈ لیگ تمام مسلم ممالک کی حکومتوں اور انجمنوں سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ قادیانیوں کو مسلم گروہ میں مداخلت کرنے سے باز رکھیں۔ لیگ مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ قادیانیوں سے قطع تعلق کریں۔ نیز شادی، طلاق اور حلال گوشت وغیرہ کے متعلق قادیانیوں کی تمام اسناد باطل قرار دیں۔ بیان میں نصیحت کی گئی ہے کہ قادیانیوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جانا چاہیے۔

Armenian Terrorism: Yesterday and Today

## MWL Warns against Qadianism

The Qadianis, also known as "Ahmadis," are a heretic sect which spreads a distorted version of the fundamental tenets of Islam in order to disfigure the entire edifice of Allah's chosen faith. It cooperates with the enemies of this divine religion in implementing their nefarious designs says a statement recently issued by the Secretariat-General of the Muslim World League. The deceptive Islamic identity the Qadianis have assumed is only a tactical move to mislead the Muslim masses and disrupt the unity of the Ummah. Their sinister plans are, however, totally exposed, as the Muslim states have declared the followers of this sect anapostate group, the statement added. In particular, the Pakistan National Assembly has declared the Qadianis as being outside the pale of the Muslim Ummah.

The Organization of the Islamic Conference, the Rabita Fiqh Council and the Conference of Ministers of Endowments and Islamic Affairs have, in the resolutions, condemned their misguided beliefs and activities of the Qadianis as un-Islamic. The MWL statement asks its offices all over the world to step up efforts to further expose the ugly face of the Qadianism and acquaint Muslims with its pernicious objectives. It also calls upon the Muslim governments and organizations to prevent the Qadiani infiltration into Muslim communities. The League urges the Muslims to treat as null and void all Qadiani certificates in respect of marriage, divorce and Halal meat, etc. The Qadianis should not be buried in the Muslim cemeteries, the statement advised.

تحریر: سید احمد جلال پوری

# متنبئ قادیان اور عشقیہ شاعری

گزشتہ سے پیوستہ صحبت میں ہم نے وعدہ کیا تھا۔ کہ آئندہ کسی موقعہ قارئین کو مرزا جی کی شاعری سے روشناس کرائیں گے۔ ایفائے عہد سے پہلے بارگاہِ الٰہی میں درخواست ہے کہ اس تحریر کو سعید روحوں کی ہدایت کا ذریعہ بنا دے۔ آمین۔

اگر مرزائی تعصب کی عینک اتار کر محض غیر جانبداری اور تلاشِ حق کی غرض سے بالکل خالی الذہن ہو کر اس کا مطالعہ کریں تو ممکن ہی نہیں کہ مرزائیت کی دلدل سے نہ نکل سکیں۔

اس سے قبل کہ میں اپنے احساسات کا اظہار کروں۔ اپنے مسلم قارئین کو عموماً اور مرزائی حضرات کو خصوصاً یہ بتلانا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ احقاقِ حق سے باطل کی تردید ہو جانا ایک منطقی نتیجہ ہے اور اس سے اہلِ باطل کا کبیدۂ خاطر ہونا بھی ایک طبعی امر ہے جس سے باوجود سعیِ بسیار کے احتراز ناممکن ہے۔ لہٰذا اگر مرزائی حضرات ہماری تحریر سے اس امر کو محسوس کریں تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ان کے طبعی جذبات ہوں گے جن میں ہمارا کوئی دخل نہیں۔ اور ہماری تحریر کو محض تردید سمجھ کر تعصب کی نظر نہ کر دیا جائے۔

بقول حضرت امیر شریعت رح شرائط نبوت میں سے یہ بھی ہے: کہ مدعی نبوت کم از کم انسان (اوصاف انسانیت سے موصوف) ہو، اس لئے سب سے پہلے منصب نبوت اور حاملین نبوت سے متعلق کچھ بات ہو جائے۔ رسالت و نبوت ایک ایسا وقیع الٰہی اعزاز ہے۔ جس سے کوئی منصب چشم نمائی کر سکتا ہے۔ اور نہ ہمسری جس کی عظمت کا اندازہ صرف اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جس قامت پہ نبوت کا تاج سجانا ہو۔ بچپن سے جوانی اور کہولت تک بلکہ اس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ فطرت سے بڑھ کر ندرت کا مظہر ہوتا ہے ان کی پرورش چونکہ الٰہی نگرانی میں ہوتی ہے۔ اور ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام بھی مافوق الفطرت ایک خصوصی انداز میں کیا جاتا ہے۔ اس لئے وہ انسانوں میں کسی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ نہیں کرتے۔ بلکہ ان کے علوم وہبی ہوتے ہیں جن میں کسی گوشے اور پہلو سے بھی نقص کا تصور نہیں کیا جا سکتا ہے۔ جس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ دعوئ نبوت کے بعد کسی اپنے، پرائے، دوست، دشمن، اقارب اور اجانب میں کسی کو انگشت نمائی کا موقع میسر نہ آ سکے۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوئ نبوت کے بعد اس کی صداقت پر اپنی چالیس سالہ (گذشتہ) زندگی کو بطور دلیل پیش کرتے ہوئے یہ خدائی اعلان پڑھ کر سنایا۔

فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ افلا تعقلون

پس میں رہ چکا ہوں تم میں ایک عمر اس سے پہلے کیا پھر تم

یونس آیت ۱۶ نہیں سوچتے۔

یعنی میری گذشتہ زندگی کا ایک ایک لمحہ تمہارے سامنے گذرا ہے۔ اور تم میرے چال چلن میں صدق و دیانت کا تجربہ کر چکے ہو۔ کہ عمر بھر کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ تو آج چالیس سال کے بعد آخر جھوٹ بولنے کی کیا وجہ ہوسکتی ہے!

اس کے برعکس دوسری جانب مرزا غلام احمد قادیانی ہیں جو اپنے آپ کو نہ صرف منصب نبوت کا اہل سمجھتے ہیں۔ بلکہ قرآن وسنت کے علی الرغم نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے۔ مگر افسوس! کہ بدقسمتی سے ان کے تابناک ماضی نے ہی ان کا راستہ روک لیا۔ جس سے انبیاء کے زمرہ میں تو کیا شامل ہوتے ایمان جیسی عظیم نعمت سے بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے۔ بھلا یہ کیوں نہ ہوتا کہ مختاری کے امتحان میں فیل ہو جانے۔ پر وہ جیسے منصوص حکم کو استخفاف و تمسخر کی نگاہ سے دیکھنے، غیر مسلم حکومت کی تعریف میں اپنی تمام صلاحیتوں کو صرف کرنے معاند اسلام گورنمنٹ کی عدالت میں ملازمت کرنے، اور عشق و خیانت جیسے خسیس مشغلوں کو اپنانے والا منصب نبوت کا اہل ہو سکتا ہے!

بلکہ جس کے ساتھی بھی اس کے بارے میں کچھ اچھی رائے نہ رکھتے ہوں۔ وہ جب ایک شریف آدمی کہلانے کا بھی مستحق نہیں تو دعویٰ نبوت میں کیونکر سچا ہوگا۔

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی ایک نشان صداقت کے تحت "شبھ چنتک" اخبار قادیان کے حوالہ سے سومراج، اچھر چند اور بھگت رام نامی اپنے تین ساتھیوں کے "تاثرات" لکھتے ہیں۔

"ہم نے پندرہ سال تک متواتر پہلو بہ پہلو ایک ہی قصبہ میں ان کے (مرزا غلام احمد قادیانی۔ ناقل) ساتھ رہ کر ان کے حال پر غور کی تو اتنی غور کے بعد ہمیں یہی معلوم ہوا۔ کہ یہ شخص درحقیقت، مکار، خودغرض، عشرت پسند، بدزبان وغیرہ ہے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۳)

قطع نظر اس کے کہ وہ مرزا صاحب کے مخالف تھے یا موافق۔ مگر اتنی بات تو ضرور معلوم ہوئی۔ کہ مرزا جی کی اپنے ساتھیوں میں کیا قدر و منزلت تھی اور وہ کن اوصاف حمیدہ سے متعارف و مشہور تھے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ مرزا جی کے ساتھیوں کے "تاثرات" اپنی جگہ سوفیصد درست اور مرزا جی کی کتاب زندگی سے بالکل ہم آہنگ ہیں۔ کیونکہ اب بھی اگر مرزائی اپنے بڑے بوڑھوں سے پوچھیں (جنھوں نے براہین احمدیہ کے پچاس جلدوں کی پیشگی قیمت ادا کی۔ مگر کتاب صرف پانچ جلدوں میں آئی (اتفاق رقم پچاس اور پانچ کے "الہامی" فرق کی نظر ہو گئی) تو وہ بھی اس کی ضرور تصدیق کریں گے۔ یہ دوسری بات ہے کہ اب ان کے دل ان جانے خطرات اور مذہبی مصلحتوں سے نہ دھڑک سکیں۔ اور زبانیں گنگ ہو جائیں۔

مرزا جی کی ایک اور صفت جس سے ان کی جانشینی نبوت کی عمارت ڈھیر ہو جاتی ہے۔ وہ ہے مرزا جی کی شاعری! جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ نبی شاعر نہیں ہوتے۔ اور جو شاعر ہوں وہ نبی نہیں بن سکتے۔ قرآن مجید کی اس اصطلاح کے باوجود (نبی شاعر نہیں ہوتے اور جو شاعر ہوں وہ نبی نہیں بن سکتے) مرزا جی کا شعر گوئی کے بعد دعویٰ نبوت کرنا مسلمانوں پر احسان عظیم ہے۔ کہ انہوں نے اپنی تردید نہ صرف آسان کر دی بلکہ دبے لفظوں وہ خود معترف ہو چلے ہیں کہ:۔ وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ۔ کے پیش نظر میرا دعویٰ نبوت محض کفر و دجل ہے۔ رہا مرزا جی کا شاعرانہ تخیل، فکری پرواز، کلام کی شائستگی اور شستگی تو وہ سننے سے زیادہ خود پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے

اب ہم آخر میں حسب وعدہ مرزا صاحب کی عشقیہ شاعری کے نمونے پیش کرتے۔ جسے پڑھیئے اور سر دھنیئے:۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے منجھلے صاحبزادے مرزا بشیر احمد ایم اے سیرۃ المہدی میں لکھتے ہیں کہ مجھے مسیح موعود کی ایک شعروں کی کاپی ملی ہے۔ جو بہت

پرانی معلوم ہوتی ہے۔ غالبًا نوجوانی کا کلام ہے۔ حضرت صاحب کے اپنے خط میں ہے۔ جسے میں پہچانتا ہوں۔ بعض بعض شعر بطور نمونہ درج ذیل ہیں:۔

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا
ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزا پایا مری دل ابھی پاؤ گے = تم بھی کہتی تھی الفت میں مزا ہوتا ہے
سبب کوئی خداوندا بنا دے ، کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے
کرم فرما کے آؤ میرے جانی = بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسا دے
کبھی نکلے گا آخر تنگ ہو کر = دلا اک بار شور و غل مچا دے
نہ سر کی ہوش ہے تم کو نہ پا کی = سمجھ ایسی ہوئی قدرت خدا کی
میرے بت اب سے پردہ میں ہو تم = کہ کافر ہو گئی خلقت خدا کی
نہیں منظور تھی گر تم کو الفت = تو یہ مجھ کو بھی جتلایا تو ہوتا
میری دلسوزیوں سے بے خبر ہو = میرا کچھ بھید بھی پایا تو ہوتا
دل اپنا اس کو دوں یا ہوش یا جاں = کوئی اک حکم فرمایا تو ہوتا

(سیرۃ المہدی ص ۲۳۲،۰ ج ۱)

ان چند اشعار کو پڑھنے سے ہمارے خیال میں تو ہر صاحب بصیرت نے بآسانی ان کا مفہوم سمجھ لیا ہوگا۔ اور یقینًا یہ بھی معلوم کر لیا ہوگا۔ کہ مرزا جی کے محبوب کون ہیں۔ مگر اس کے باوجود بھی بعض مرزائی تاویل القول بمالا یرضٰی بہ القائل کے مصداق تکلفات شدیدہ اور تاویلات بعیدہ کے بعمرزا جی کے کلام کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھہراتے ہیں اور بزعم خود آنجہانی غلام احمد کو عاشق رسول جتلانے کی (ناکام) کوشش کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی ناپاک جسارت کرتے ہیں۔ ہم ایسے افراد کو مشورہ دیں گے کہ وہ مرزا جی کے کلام کو بار بار پڑھیں اور غور کریں

(باقی صفحہ ۸ پر)

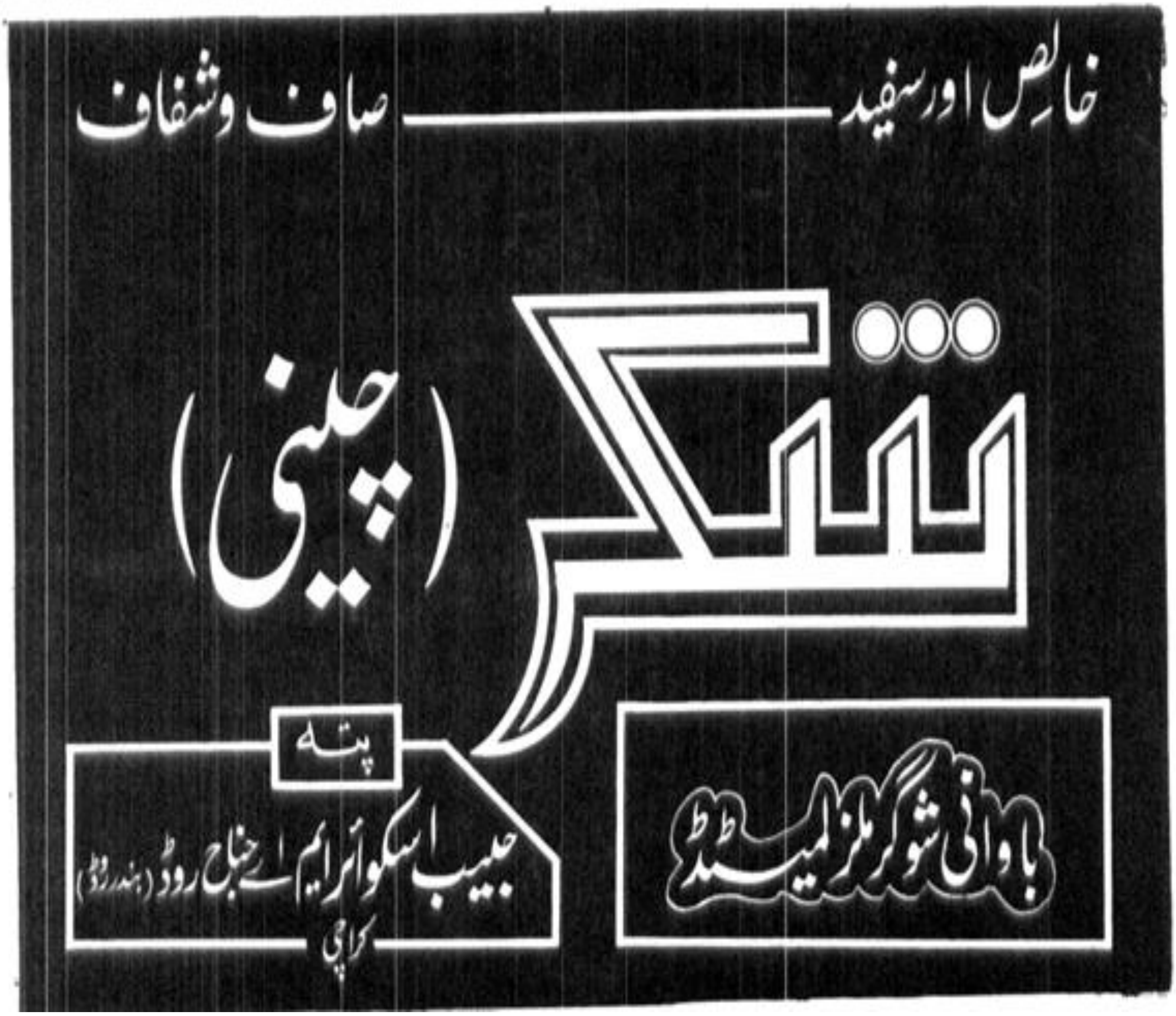

تحریر: مولانا ازہر شاہ قیصر

# حضرت علامہ مولانا انور شاہ صاحب کشمیری رح اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رح

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رح ۱۹۱۹ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک کشمیر سے راس کماری تک ہر صوبہ، ہر شہر اور ہر بستی میں چیختا اور چلاتا روتا رلاتا ہنستا بولتا اور گرجتا برستا رہا۔ شاید ہی کوئی شہر ہو جس کی فضاؤں میں بخاری کی تقریروں کی روانی، ایک پوشیدہ قوت بن کر جاگزیں نہ ہو۔ ہندوستان کے مسلمان، بخاری کو بھول جائیں مگر یہ واقعہ ہے کہ ہندوستان میں جب کوئی ایک مسلمان کسی پریشانی سے رویا ہے۔ تو عطاء اللہ شاہ کے آنسوؤں نے اس کا ساتھ دیا ہے جب بھی کسی مظلوم نے اسے آواز دی ہے تو وہ سینہ تان کر اس کی حمایت میں سامنے آگیا۔

گجرات، ملتان، دہلی، علی پور، ابجگال (؟)، لاہور، امرتسر کی جیلیں اس کی یادگار ہیں۔ آج نہ سہی ایک وقت ضرور آنے گا۔ جب آنے والی نسلیں ان جیلوں کو بخاری کی قیام گاہ کی حیثیت سے آثار قدیمہ میں شامل کر دیں گی

آج تاج محل، مغل آرٹ کا ایک نشان اور ہندوستان کی عظمت کا ایک باوقار نمونہ ہے۔ وقت مجبور کرے گا کہ امرتسر اور ملتان میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مکانات کو اپنی تاریخ حریت کی یادگار کے طور پر محفوظ کیا جائے۔

---

لاہور کے ایک جلسہ میں پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے ایک مصنف کے خلاف احتجاج کیا جا رہا تھا۔ لاکھوں کے مجمع میں بخاری نے کہا "وہ دیکھو سامنے! خدیجۃ الکبریٰ کھڑی شکایت کر رہی ہیں۔ کہ میرے شوہر نامدار کی توہین کی گئی اور لاکھوں مسلمانوں میں سے ایک بھی نہ بولا۔ لو، وہ سنو، فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے ابا جان کی بے عزتی کی گئی۔ اور ان کی امت نے کچھ نہ کیا" تو لاکھوں کے اس مجمع کی چیخیں نکل گئیں اور سینکڑوں مسلمان عورتوں نے اپنے شیر خوار بچوں کو شاہ کے سامنے پھینک دیا کہ ہم اپنے جگر گوشوں کو ناموس رسالتؐ پر قربان کرتی ہیں۔ کوئی اور بھی اگر ایسا جادو بیان خطیب ہو تو مجھے بتاؤ

---

آپ نے سنا ہوگا کہ ۱۹۳۰ء یا ۱۹۳۲ء میں گاندھی جی نے میرے والد مرحوم سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی، مگر انہوں نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ "میں گوشہ نشین فقیر، لیڈروں سے ملنے کا سلیقہ نہیں رکھتا۔

نظام حیدر آباد نے انہیں گھیر گھار کر اپنے یہاں بلایا، کہتے ہیں کہ نظام، ترجمۂ قرآن کے سلسلے میں اباجی سے کوئی علمی خدمت لینا چاہتے تھے اور اس کام کے لئے لاکھوں روپیہ خرچ کرنے کے لئے تیار تھے۔ مگر اباجی نے کہا کہ "میں پیسہ لے کر قرآن کی کوئی خدمت کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ آپ اس کام سے مجھے معذور سمجھیں" آپ ان افکار و آراء سے اسی نتیجہ پر پہنچ سکیں گے۔ کہ ابا جی

جیسے غیر دنیا دار آدمی کا کسی کی دنیا داری سے مرعوب ہونا واقعی مشکل تھا۔ مگر حضرت انور شاہ صاحب، مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے سو جان سے دیوانے تھے۔ ہر وقت ان ہی کا حال پوچھتے رہتے تھے کتاب سے فراغت ہوئی۔ چار پائی پر سنبھل کر بیٹھ گئے۔ سادہ چائے آئی اس کا دور چلا۔ سامنے میرے ماموں جناب حکیم سید محفوظ علی صاحب یا مولانا حفظ الرحمٰن صاحب، مولانا محمد ادریس صاحب، مولانا عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی ہوتے۔ اور اباجی نے سلسلۂ کلام شروع کر دیا۔

کیوں مولوی صاحب! ہم عطاء اللہ شاہ کو اگر سب کاموں سے ہٹا کر صرف تردید قادیانیت پر لگا دیں تو یہ کیسا رہے گا۔ مولوی صاحب! یہ صاحب واقعی مخلص ہیں۔ بہت محنتی اور بہت زیادہ بہادر۔ انہوں نے پنجاب میں چند تقریریں کر کے قادیانیت کے خلاف ایک عام جذبۂ ناراضگی پیدا کر دیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر انہوں نے اسی طرح محنت سے کام کیا۔ تو قادیانیت انشاء اللہ ختم ہو جائے گی۔

---

جن دنوں انجمن خدام الدین کے جلسہ میں اباجی نے شاہ جی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ان دنوں شاید اخبار انقلاب لاہور میں ایک نظم نکلی تھی، جسے اس زمانہ کے مشہور اخبار "سیاست" لاہور نے بھی خوب مزے لے لے کر چھاپا تھا۔ اس کے پہلے چند اشعار میں نمک کے محصول کے سلسلہ میں اباجی کے ایک مشہور فتویٰ کا مذاق اڑایا تھا۔ اور اس فتویٰ کا اس زمانہ میں اس وجہ سے بہت چرچا ہو گیا تھا۔ کیونکہ گاندھی جی نے اس فتویٰ کو سامنے رکھ کر نمک سازی کی اپنی مشہور تحریک شروع کی تھی۔ اس نظم میں اباجی کی بیعت کا ذکر یوں کیا گیا تھا

کی ہے ایک شاگرد کی استاد نے بیعت قبول
بڑھ گیا ہے مہر سے کس درجہ رتبہ ماہ کا
انقلاب آسماں دیکھو کہ اک ادنیٰ مرید

پیر انور شاہ جیسا ہے عطاء اللہ کا۔

اور بادیٔ النظر میں یہ بات واقعی حیرت انگیز تھی کہ اباجیؒ شاہ جیؒ کی بیعت کریں، مگر یہاں "میانِ عاشق و معشوق رمزیست" کا معاملہ تھا۔ کسی کو کچھ پتہ نہ چلا۔ کہ مرشد نے مرید میں کیا جوہر دیکھے اور کیوں اس کے ہاتھ پر بیعت کی ہم تو صرف اتنا جانتے ہیں کہ شاہ جی کا نام آیا اور اباجی کے چہرہ پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ کسی نے شاہ جیؒ کی تعریف کی تو خوش ہو گئے۔ اور کسی نے شاہ جی کو برا کہا تو بگڑ گئے۔

---

اباجی کو اخبار پڑھنے کی کبھی عادت نہ تھی مگر صرف شاہ جی کی خبریں معلوم کرنے کے لئے اخبار پڑھنے والوں سے جب خیال آ جاتا تو پوچھتے کہ "بھائی! شاہ جی کی کوئی خبر ہے؟ کہیں تقریر کی ہے یا نہیں کہاں ہیں! ادھر دیوبند کی طرف تو آنے کی خبر نہیں۔"

---

قادیانیت کے سلسلہ میں شاہ جیؒ نے جتنا کام کیا وہ سب اباجی کے اشارہ و ارشاد پر کیا۔ شاہ جیؒ کی تقریریں پسند کی جاتیں تو اباجی کا سیروں خون بڑھ جاتا وہ تردید قادیانیت کے لئے لمبے لمبے دورے کرتے تو اباجیؒ کی نگاہ ان کے ہر قدم پر رہتی۔ ڈابھیل کی مسجد مدرسہ میں اباجی کا معمول تھا۔ کہ جمعہ کو تقریر فرمایا کرتے، ایسی تقریر کہ جس میں صرف مغز ہی مغز ہوتا تھا۔ الفاظ بالکل نہیں نہ کوئی ابتداء ہوتی تھی اور نہ انتہا۔ تقریر ختم کر چکے۔ مجمع اٹھ گیا۔ خود منبر سے اتر آئے۔ مگر کوئی بات پھر ذہن میں آ گئی تو دوبارہ پھر منبر پر جا بیٹھے۔ اور تقریر شروع فرما دی۔ ایک دفعہ خطبہ مسنونہ کے بعد صرف یہی مضمون بیان ہوا۔ کہ "پنجاب میں ایک صاحب ہمیں مل گئے ہیں، صاحب توفیق، صاحب صلاحیت، صاحب سواد، خوب کام کرتے ہیں۔ مولویوں کی طرح نہ خواہش زر میں مبتلا ہیں۔ اور نہ خواہش شہرت میں۔ بس بے چارہ محض اللہ کے لئے کام کئے جاتے ہیں۔ ہم نے قادیانیت کے

متعلق انہیں توجہ دلائی. کہ یہ فتنۂ عظیم صحیح اسلام کو جڑ سمیت اکھاڑ پھینکنے کا ارادہ کر بیٹھا ہے آپ کیوں نہ اس فتنہ کے خلاف کچھ کام کر گذریں۔ آپ کا وہ کام دین میں آپ کے لئے نفع رساں ہوگا اور دنیا میں اس سے اہل دین کو فائدہ پہنچے گا ۔ یہ کہہ کر پھر شاہ جیؒ کا نام لیا ،

فرمایا کہ " بڑوں بڑوں سے جو کام نہ ہوا۔ وہ اس عزب نے کر دکھایا ؟ (طلبا ءکیطرف اشارہ کرکے فرمایا) آپ تو مدرسہ کی روٹیاں کھاکر ہر وقت بحث و مباحثہ میں لگے رہتے ہیں. دین کی کوئی محبت آپ حضرات کے دل میں نہیں. عطاء اللہ شاہ اگر یہاں آگئے .تو آپ ان سے ملنے وہ عجیب آدمی ہیں

میرے خیال میں آباجی کے ان ہی الفاظ کو سامنے رکھ کر حفیظ جالندھری نے ایک دفعہ کہا تھا .کہ دور اول کے مجاہدین اسلام کے گروہ سے ایک راستہ بھول کر اس زمانہ میں آ نکلا ہے ۔ وہی سادگی ، مشقت پسندی، یکسر عمل ، اخلاص اور للٰہیت جو ان میں تھی. وہ عطاء اللہ شاہ میں بھی ہے ۔

---

بہر حال جن بزرگوں کے یہ قصے ہیں۔ وہ بزرگ اب مدت ہوئی نظروں سے ایک جلوۂ بے قرار کیطرح اوجھل ہوگئے ۔ وہ بزرگ اپنے اپنے وقت پہ علم وفضل کے آفتاب و ماہتاب بن کر چکے مگر آج تو خاک مزار کے سوا ان کا کوئی نشان نہیں ملتا۔ پہلے کبھی اباجی کی مجلس میں حقائق دین کی گرہیں کھلتیں اور فکر و نظر کے نئے سانچے تیار ہوتے تھے جن پہ ان کی نظر پڑجاتی تھی. وہی کام کا آدمی بن جاتا تھا۔ جو قدموں میں آ کر بیٹھتا تھا ۔ وہی کچھ لے کر جاتا تھا .مگر آج ان کے مزار پہ خاموشی اور سکون کے سوا اور کیا ہے ۔

۷۲ سال کی عمر پوری کر کے عطاء اللہ شاہ صاحب نے ۲۱ اگست ۱۹۶۱ء کی شام کو جان جان آفریں کے سپرد کی ۔ اور ۲۲ کو بعد ظہر تقریر و خطابت کے اس بادشاہ کو منوں مٹی کے نیچے دبا دیا گیا ۔شاہ کی موت پہ ایک تاریخ ختم ہو گئی۔ ایک عہد گذر گیا۔ ایک دور پورا ہو گیا ۔ ایک چمن اجڑ گیا ۔ ایک بہار لٹ گئی ۔ تقریر و تحریر و خطابت کی رونق ختم ہوگئی ۔ جرأت و شجاعت کا شیرازہ بکھر گیا ۔ اور خلوص و دیانت پہ افسردگی چھا گئی ۔ اب نہ کبھی شاہ نظر آئیں گے نہ ان کی تقریریں سننے کا موقع ملے گا لیکن جب بادل گرجے گا بجلی چمکے گی ،موسلا دھار بارش ہو گی ۔ طوفان اور سیلاب آئیں گے جب کبھی صبح ہو گی اور جب کبھی شام آئے گی ۔جب کبھی پھول کھلیں گے اور کلیاں مسکرائیں گی ۔ جب کبھی بادِ صبا پھولوں اور کلیوں سے چھیڑ چھاڑ کرتی. چمن سے گذرے گی .جب کبھی کوئی قرآن پڑھے گا ۔ اور جب کوئی رات کی آخری اذاں خشک ساعتوں میں لاکھوں اور ہزاروں کے مجمع کے سامنے تقریر کرے گا ۔ جب کوئی جرم حق گوئی کی پاداش میں قید و بند کی صعوبتوں سے گذرے گا .جب کوئی مرد حق اللہ اور اس کے رسولؐ کی عظمت کے لئے اپنے جسم و جان کا نذرانہ وقت کے کسی ظالم اور قاہر کے سامنے پیش کرے گا مجھے اس وقت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ضرور یاد آئیں گے .کہ ان سب چیزوں میں مجھے عطاء اللہ شاہ بخاری کی شباہت ملے گی. عطاء اللہ شاہ رحؒ کی کچھ ادھوری سی نقل .سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحؒ کی ۷۲ سالہ مجاہدانہ زندگی ، اس کے خلوص و دیانت اس کی تقریر و شعلہ بیانی ۔ اس کی حسین جوانی اس کے پر وقار بڑھاپے کو، اس کے لاکھوں عقیدتمندوں کی طرف سے ہزاروں سلام ۔

رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃ و غفرلہ اللہ مغفرۃً کاملۃً

## کاروانِ ختم نبوت

# کراچی میں اکابر علماء کرام کا اہم اجلاس

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام آج جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش میں کراچی کے اکابر علماء کرام کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب الحاج لال حسین صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس میں مفتی اعظم پاکستان مولانا ولی حسن صاحب، مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے نائب امیر مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب، سواد اعظم اہلسنت کے رہنماؤں میں مولانا سلیم اللہ خان، مولانا اسفند یار، قاری محمد امین، قاری رحمٰن گل، مولانا بشیر احمد، جمعیۃ اشاعۃ التوحید والسنۃ کے مولانا نور الہٰی، مجلس تحفظ حقوق اہلسنت کے رہنماؤں میں مولانا نور الہدیٰ، جامعہ حمادیہ کے مہتمم مولانا عبد الواحد صاحب وفاق المدارس کے مولانا جمیل احمد خان کے علاوہ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم اعلیٰ عبد الرحمٰن یعقوب باوا، ناظم نشریات مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا انور فاروقی اور مولانا عبدالکریم نے شرکت کی۔

اجلاس میں عبد الرحمٰن یعقوب باوا نے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی اسلام دشمنی کے علاوہ اسلم قریشی کے اغواء پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ علمائے کرام اس امر پر اپنے غم و غصے کا اظہار کیا۔ اور محسوس کیا کہ ایسے وقت میں جب کہ ملک میں استحکام کی ضرورت ہے۔ قادیانیوں کیطرف سے افرا تفری پھیلانا ——— اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ملک کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

اجلاس نے مرکزی مجلس عمل کے فیصلے کی مکمل تائید کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اگر حکومت مجلس عمل کے مطالبات ۳۰ اپریل تک پورا نہیں کرے گی۔ تو پاکستان کے مسلمان انتہائی اقدام کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اجلاس نے فیصلہ کیا ۳۱ مارچ کو پورے کراچی کے علماء کرام کا جو نمائندہ اجلاس ہو رہا ہے۔ اس میں آئندہ لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ اور اس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ یکم اپریل سے کراچی شہر میں تحفظ ختم نبوت کے جلسے منعقد کئے جائیں گے۔

اجلاس نے اپنی قراردادوں میں مطالبہ کیا کہ حکومت فوری طور پر مولانا اسلم قریشی کی جلد بازیابی کے لئے اقدامات کرے۔ اور قادیانی سربراہ مرزا طاہر کو شامل تفتیش کرے ایک اور قرارداد میں کہا گیا کہ ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ نیز مرزائیوں کو فوری طور پر کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے اور ان کی تبلیغ پر پابندی لگانے کے علاوہ ارتداد کی سزا کے نفاذ کا مطالبہ بھی کیا گیا۔

اجلاس نے ملک کے ایک سیاستدان جناب غوث بخش بزنجو کے اس بیان کی بھی مذمت کی جس میں انہوں نے اعلان کیا تھا۔ کہ ۱۹۷۳ء کے آئین میں قادیانیوں کے بارے میں ترمیم کے خلاف ہیں۔ اجلاس نے کراچی کے تمام علماء کرام سے اپیل کی ہے کہ وہ ۳۱ مارچ کے اجلاس میں ضرور شرکت کریں۔

حضرت جابر بن سمرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیا کرتے تھے۔ اور دونوں کے درمیان (تھوڑی دیر کے لئے) بیٹھتے تھے آپ ان خطبوں میں قرآن مجید کی آیات بھی پڑھتے تھے اور لوگوں کو نصیحت بھی فرماتے تھے آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی اور اسی طرح آپ کا خطبہ بھی (صحیح مسلم)

## بقیہ:۔ خصائل نبوی ؐ

ولا یمدحہ ولا تغضبہ الدنیا ولاما کان لہا فاذا تعدی الحق لم یقم لغضبہ شیئ حتی ینتصر لہ لا یغضب لنفسہٖ ولا ینتصر لہا اذا اشار اشار بکفہ کلہا واذا تعجب قلبہا واذا تحدث اتصل بہا وضرب براحتہ الیمنی بطن ابہامہ الیسری واذا غضب اعرض واشاح واذا فرح غض طرفہ جل ضحکہ التبسم یفتر عن مثل حب الغمام۔

ترجمہ۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اکثر بیان فرماتے تھے۔ عرض کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کی کیفیت مجھ سے بیان فرمایئے، انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (آخرت کے) غم میں متواتر مشغول رہتے (ذات وصفات باری تعالیٰ یا امت کی بہبود کے) ہر وقت سوچ میں رہتے تھے ان امور کی وجہ سے کسی وقت آپ کو بے فکری اور راحت نہیں ہوتی تھی۔ (یا یہ کہ امور دنیویہ کے ساتھ آپؐ کو راحت نہ ملتی تھی بلکہ دینی امور سے آپؐ کو راحت اور چین ملتا تھا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز ہے) اکثر اوقات خاموش رہتے تھے بلا ضرورت گفتگو نہ فرماتے تھے۔ آپ کی تمام گفتگو ابتداء سے انتہا تک منہ بھر کر ہوتی تھی (یہ نہیں کہ نوک زبان سے کٹتے ہوئے حروف کے ساتھ آدھی زبان سے کہی اور آدھی متکلم کے ذہن میں رہی جیسا کہ موجودہ زمانے کے متکبرین کا دستور ہے) جامع الفاظ کے ساتھ (جن کے الفاظ کم ہوں اور معانی بہت ہوں) کلام فرماتے تھے (چنانچہ ملا علی قاری رحؒ نے ایسی چالیس حدیثیں اپنی شرح میں جمع کی ہیں جو نہایت مختصر ہیں: عربی حاشیہ پر نقل کر دیں۔ جو یاد کرنا چاہے اس کو دیکھ کر یاد کر لے) آپ کی کلام ایک دوسرے سے ممتاز ہوتی تھی نہ اس میں فضولیات ہوتی تھیں نہ کوتاہیاں کہ مطلب پوری طرح واضح نہ ہو۔ آپؐ نہ سخت مزاج تھے نہ کسی کی تذلیل فرماتے تھے اللہ کی نعمت خواہ کتنی ہی تھوڑی ہو اس کو بہت بڑا سمجھتے تھے۔ اس کی مذمت نہ فرماتے تھے۔ البتہ کھانے کی اشیاء کی نہ مذمت فرماتے، نہ زیادہ تعریف (مذمت نہ فرمانا تو ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کی نعمت ہے۔ زیادہ تعریف نہ فرمانا اس لیے تھا کہ اس سے حرص کا شبہ ہوتا ہے البتہ اظہار رغبت یا کسی کی دلداری کی وجہ سے کبھی کبھی خاص چیزوں کی تعریف بھی فرمائی ہے) دنیا اور دنیاوی امور کی وجہ سے آپ کو کبھی غصہ نہ آتا تھا، چونکہ آپ کو ان کی پرواہ بھی نہ ہوتی تھی اس لیے کبھی دنیاوی نقصان پر آپ کو غصہ نہ آتا تھا، البتہ اگر کسی دینی امر اور حق بات سے کوئی شخص تجاوز کرتا تو اس وقت آپؐ کے غصے کی کوئی شخص تاب نہ لا سکتا تھا۔ اور کوئی اس کو روک بھی نہ سکتا تھا یہاں تک کہ آپؐ اس کا انتقام نہ لے لیں۔ اپنی ذات کے لیے نہ کسی پر ناراض ہوتے تھے نہ اس کا انتقام لیتے تھے۔ جب کسی وجہ سے کسی جانب اشارہ فرماتے تو پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے (اس کی وجہ بعض علماء نے یہ بتلائی ہے کہ انگلی سے اشارہ تواضع کے خلاف ہے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے، اور بعض علماء نے یہ تحریر فرمائی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ انگلی سے توحید کی طرف اشارہ فرمانے کی تھی، اس لیے غیر اللہ کی طرف انگلی سے اشارہ نہ فرماتے تھے) جب کسی بات پر تعجب فرماتے تو ہاتھ پلٹ لیتے تھے اور جب بات کرتے تو (کبھی گفتگو کے ساتھ ہاتھوں کو بھی حرکت فرماتے) اور کبھی داہنی ہتھیلی کو بائیں انگوٹھی کے اندرونی حصے پر مارتے اور جب کسی پر ناراض ہوتے تو اس سے منہ پھیر لیتے اور بے توجہی فرماتے یا درگذر فرماتے اور جب خوش ہوتے تو حیا کی وجہ آنکھیں گویا بند فرما لیتے۔ آپؐ کی اکثر ہنسی تبسم ہوتی تھی اس وقت آپؐ کے دندان مبارک اولے کی طرح چمک دار سفید ظاہر ہوتے تھے (صلی اللہ علیہ وآلہ۔ بحسب جمالہ وکمالہ۔

فائدہ۔ یہ حدیث اسی حدیث کا بقیہ ہے جو سب سے پہلے باب میں ساتویں نمبر پہ گذری ہے اس کا ہر ہر ٹکڑا نہایت غور سے پڑھنے اور اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کے قابل ہے کہ ہر ادا تواضع اور اخلاق کا کمال لیے ہوئے ہے۔

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220

# نشاط دید

میں ہوں، مکہ کی پاک بستی ہے
آج کچھ اور میری ہستی ہے

وہ کہاں آج سارے عالم میں
جو مرے دل میں جوش و مستی ہے

"جبل بوقبیس" پر ہوں میں
کس بلندی پہ میری پستی ہے

دیکھ تو اے نگاہِ شوق ذرا !
کیسی رحمت یہاں برستی ہے

اللہ اللہ دین حق کا ظہور
جو ہے محوِ خدا پرستی ہے

رو رہا ہوں میں کیوں خدا جانے
ساری خلقت تو آج ہنستی ہے

پھر مدینہ کے دیکھنے کو حمید
نگہِ شوق کیا ترستی ہے

حمید صدیقی لکھنوی